السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میاں بیوی میں سے کسی ایک کےلئے یہ جائز ہے کہ وہ معقول شرعی عذر کے بغیر دوسرے کو طویل مدت تک شرعی ملاقات سے محروم رکھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کچھ شک نہیں کہ میاں بیوی کا اتصال (جنسی ملاپ) نفسانی ضرورتوں میں سے ہے لیکن مرد یا عورت کی شہوت کی قوت یا کمزوری کے اعتبار سے مباشرت میں رغبت مختلف ہو سکتی ہے۔ ہاں البتہ اکثر وبیشتر مردوں میں یہ پہلو غالب ہے اور وہی کثرت مباشرت کے خواہش مند ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سی خواتین اپنے شوہروں سے شاکی بھی ہوتی ہیں کیونکہ کثرت مباشرت سے انہیں نقصان پہنچتا ہے فقہائے کرام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ بیوی کو چاہیے کہ اس کا شوہر جس وقت بھی اس سے جنسی فعل کا مطالبہ کرے تو وہ اس کے مطالبہ کو پورا کرے خواہ وہ تنور ہی پر کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ اس سے اسے نقصان نہ ہو یا کسی فرض و واجب کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ آئے لیکن طویل عرصہ تک جنسی ملاپ کو ترک کر دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عورت کا بھی یہ حق ہے کہ اس کی جنسی ضرورت پوری ہو اور وہ اس سسلسلے میں عورت زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک صبر کر سکتی ہے۔ لہٰذا فقہا نے فرمایا ہے کہ شوہر کےلئے یہ ضروری ہے کہ وہ چار ماہ بعد مباشرت کرے بشرطیکہ اسے اس کی طاقت ہو۔ بہر حال اس معاملہ میں میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کی رغبت اور خواہش کا خیال رکھنا چاہیے اور اگر شوہر کی طرف سے رغبت کا اظہار ہو تو بیوی کو اس کا احترام کرنا چاہیے بشرطیکہ مشقت یا ضرر کا کوئی پہلو درپیش نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 254

محدث فتویٰ